نذرانہ پیش کریں گے، مولانا عبدالستار نے سخت لہجے میں تقریر شروع کردی اور اجلاس کے بائیکاٹ کی دھمکی دی تو اجلاس کے شرکاء اور چیئرپرسن نسرین جلیل اپنی نشست پر کھڑی ہوگئیں اور کہا کہ ہم اس ایجنڈے کو مؤخر کرنے پر تیار ہیں، اس کو ایجنڈے میں شامل نہیں کریں گے، جس پر مولانا اپنی نشست پر بیٹھ گئے، اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر قبلہ ایاز نے تجویز پیش کی کہ اس معاملے کو اسلامی نظریاتی کونسل کے سپرد کیا جائے، تاہم اس معاملے کو موخر کردیا گیا، کمیٹی کی چیئرپرسن نسرین جلیل نے کہا کہ توہین رسالت قانون کی آڑ میں ذاتی دشمنیاں نکالی جاتیں ہیں، ہم اس قانون میں ترمیم نہیں کررہے صرف اس پر بحث ہورہی ہے، توہین عدالت کے غلط استعمال پر وہی سزا دی جائے جو توہین عدالت پر سزا ہے، جس پر مولانا عبدالستار نے کہا کہ حکمرانوں نے ہوش کے ناخن نہیں لیے، زاہد حامد کے استعفے سے انہیں سمجھ آجانی چاہیے کہ یہ ملک نبی (ﷺ) کے چاہنے والوں کا ہے اور ہم اس قانون میں ترمیم برداشت نہیں کریں گے، کسی بھی اقدام کے خلاف سخت ایکشن ہوگا جس کے بعد اجلاس ملتوی کردیا گیا'' (روزنامہ اسلام لاہور، ہفتہ، ۱۰ر فروری ۲۰۱۸ء)

آزاد کشمیر اسمبلی کا فیصلہ!

آزاد کشمیر کی قانون ساز اسمبلی نے ۶ر فروری ۲۰۱۸ء کو ایک بل متفقہ طور پر منظور کرلیا جس کے مطابق آزاد کشمیر میں پاکستان کی ہی طرز پر لاہوری و قادیانی مرزائیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے، اس پر پوری اسمبلی، حکومت، اپوزیشن سبھی مبارک باد کے مستحق ہیں اور اس کے لئے تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے امیر جناب قاری عبدالوحید قاسمی، نائب امیر مولانا شبیر احمد کشمیری، حافظ مقصود احمد کشمیری اور ان کے رفقاء بھی لائق تبریک ہیں جنھوں نے جہد مسلسل کے ساتھ اس محنت کو جاری رکھا اور مقتدر قوتوں کو باور کرایا کہ ۲۹ر اپریل ۱۹۷۳ء کو مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خاں مرحوم کے دورِ اقتدار میں میجر محمد ایوب مرحوم نے جو قرارداد اقلیت پیش کی تھی وہ کئی نشیب و فراز سے گزر کر بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہوئی، ہمیں یاد ہے کہ ۲۹ر اپریل ۱۹۷۳ء کو آزاد کشمیر اسمبلی میں قرارداد کی منظوری کے بعد مجلس احرار اسلام نے پنجاب کے کئی شہروں میں اجتماعات کیے، ملتان قلعہ کہنہ قاسم باغ میں خیر مقدمی جلسہ کے لیے رکشے پر اعلان ہمارے پرانے رفیق جناب رانا گل ناصر ندیم اور راقم نے کیا۔ جبکہ عین جلسے کے وقت نہ صرف جلسے پر پابندی لگادی گئی بلکہ پہلے پہل پہنچنے والے منتظمین اجتماع اور شرکاء پر پولیس نے تشدد بھی کیا، لاہور میں بھی جلسے کی اجازت نہ ملی، ہم نے مرکز اور چیچہ وطنی سے آزاد کشمیر حکومت کے تاریخی فیصلے پر ۲۰x۳۰ فل سائز کے اشتہار بھی چھاپے، قائد احرار سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور رانا گل ناصر ندیم نے آزاد کشمیر کا دورہ کیا اور کئی روز تک مظفرآباد میں قیام کیا۔

۲۹ر اپریل ۱۹۷۳ء سے لے کر ۶ر فروری ۲۰۱۸ء تک ۴۵ سال میں یہ آئینی و قانونی مرحلہ کیسے طے ہوا۔ اسی بابت جناب حافظ مقصود احمد کشمیری کی رپورٹ شامل اشاعت ہے، ہم نے اس فیصلے کے بعد وزیراعظم آزاد کشمیر جناب راجہ فاروق حیدر خاں، قرارداد کے محرک راجہ محمد صدیق خاں اور پیر علی رضا بخاری کو مبارک باد کے پیغامات ارسال کیے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس فیصلے سے تحریک ختم نبوت کی پرامن آئینی جدوجہد آگے بڑھی ہے اور عالمی سطح پر اس مقدس کام کو جلا ملی